علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت اور اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت

اور

اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

فہرست مضامین

وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(النساء ۴ : ۹۶)

خدا نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم کے لحاظ سے بہت فضیلت دی ہے (یعنی) خدا کی طرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں اور خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اور مومن کو قتل کرنا دوزخ کی گہرائیوں میں گرنے کا سبب ہے بحکم آیہ کریمہ ذیل:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا

(النساء ۴ : ۹۳)

اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔

یا یوں کہیں کہ فلاں عادت (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) اچھی ہے اور فلاں عادت بری ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل حدیث کی رو سے خوشبو وغیرہ لگانے اور دیگر چیزوں میں طاق عدد کی پابندی رکھنا مستحسن ہے:

وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ وَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ۔

(مشکوۃ)

اور جو کوئی ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق عدد میں لے۔ پس جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کچھ گناہ نہیں ہے۔

اور مذکورہ ذیل حدیث کی رو سے بائیں ہاتھ سے کھانا برا ہے:

لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ

تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ

فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ

(مشکوۃ)

سے نہ کھائے کیونکہ اپنے بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

یا یوں کہیں کہ فلاں معاملہ آخرت میں نفع دے گا۔ فلاں معاملہ آخرت میں نقصان پہنچائے گا۔ مثلاً سچ اور امانتداری کے ساتھ تجارت کا معاملہ آخرت میں نفع دے گا بموجب اس حدیث کے:۔

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ۔

(مشکوۃ)

سچ بولنے والا اور امانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ ہوگا۔

اور سود وربا کا معاملہ آخرت میں نقصان دے گا بحکم آیہ کریمہ ذیل:

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

(البقرہ ۲ : ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔

الغرض شارع کی دیگر تمام عبارتوں اور جملوں کو جو آخرت کے سلسلہ میں ترغیب دینے یا ڈرانے کے لئے وارد ہوئی ہیں ان مذکورہ بالا عبارتوں پر ہی قیاس کرنا چاہیئے۔ اور اس باب میں جتنی بھی عبارتیں اور جملے استعمال ہوتے ہیں ان کا مضمون بنیادی طور پر یہی ہے کہ فلاں امر آخرت میں فائدہ مند ہے یا نقصان دہ ہے۔ لہٰذا محض اس بات کی تحقیق کر لینا کہ فلاں مسئلہ